جواب: قانونِ فطرت صرف وہی نہیں جو ہم دیکھتے رہتے ہیں جسے ہم خلافِ فطرت سمجھتے ہیں وہ بھی عینِ فطرت ہی ہو سکتی ہے بشرطیکہ ہم اس کے سلسلۂ علت ومعلول کو دریافت کریں۔ علاوہ ازیں آگ کے گلزار ہونے نہ ہونے یا بن باپ کے پیدا ہونے نہ ہونے سے اصل اسلام کا کوئی گہرا تعلق نہیں۔ اگر عیسیٰؑ بن باپ کے نہ پیدا ہوئے ہوں اور آتشِ نمرود گلزار نہ بنی ہو جب بھی اسلام دینِ فطرت ہی رہتا ہے۔

(۴) شیطان جنوں میں سے تھا یا ملائکہ میں سے؟

جواب: ملائکہ میں سے نہ تھا بلکہ جنوں میں سے تھا، کان من الجن ففسق عن امر ربہ (کہف)۔ اور فسجدوا الا ابلیس میں جو استثنا ہے وہ منقطع ہے۔ جیسے "جاءنی القوم الا حمارا" (سب لوگ آئے مگر گدھا نہیں آیا) یہاں گدھا قوم میں داخل ہی نہیں۔ عربی زبان میں اس طرح کے منقطع استثناءات کی بیشمار مثالیں موجود ہیں۔

(۵) احادیث ایسی مختلف بلکہ متضاد کیوں ہیں کہ ہر فرقہ اپنی تائید میں حدیث پیش کر دیتا ہے۔ کیا اسلام فرقے بندی سکھاتا ہے؟

جواب: مارچ کے ثقافت میں "دین اور ثقافت کا تعلق" پڑھ لیجئے۔ فرقے بندی کے متعلق اس میں ضروری باتیں واضح کر دی گئی ہیں۔ رہا اختلافِ احادیث تو (غلط احادیث کو الگ کرنے کے بعد) دراصل یہ مختلف مواقع کے لئے مختلف احکام ہیں۔ ان میں دیانتہً جو آپ کو قرآنی روح سے قریب تر معلوم ہوں اور موقعے کے عین مطابق ہوں ان کو اختیار کر لیجئے۔ مگر دوسری احادیث پر کیچڑ نہ اچھالئے۔ ہاں جو احادیث قرآن کے صریحاً خلاف ہوں ان کو راوی یا جامع کی لغزش سمجھ کر کنارہ کش ہو جانا چاہیئے۔ (م، ج)

الدین یسر

مصنفہ مولانا محمد جعفر شاہ پھلواروی۔ جو لوگ اسلام کو بے حد دشوار اور ناممکن العمل سمجھتے ہیں۔ انہیں یہ کتاب ضرور پڑھنی چاہیئے۔ حقیقت یہ ہے کہ دین کو ہماری غلطیوں نے ایک مصیبت بنا دیا ہے ورنہ حضور اکرمؐ کے فرمان کے مطابق دین آسان سی چیز ہے۔ بہت سے مسائل اس میں ایسے آئے ہیں جو اب تک الجھے ہوئے تھے اور ان پر تفصیل سے عقلی و نقلی روشنی ڈالی گئی ہے۔ قیمت (چھ روپے)

ریاض السنۃ

تقریباً چھ سو صفحات کی یہ کتاب ان احادیث کا منتخب مجموعہ ہے۔ جس میں ترقی پسندانہ احادیث کے علاوہ ان احادیث کو بھی جمع کیا گیا ہے جنہیں توسع و تیسر ہے۔ ادبی مرقعے ہیں۔ اور فقہ کی تشکیلِ جدید میں بڑی معاونت کرینگے۔ ہر حدیث کی الگ سرخی اور سامنے اس کا سلیس ترجمہ ہے۔ یہ مجموعہ حدیث کی چودہ کتابوں کا خلاصہ اور بے مثل انتخاب ہے۔ قیمت (آٹھ روپے)۔

ملنے کا پتہ

سکریٹری ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ۔ ۲۔ کلب روڈ۔ لاہور (پاکستان)